AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

غیر اسلامی تہواروں کی شرعی حیثیت

THE SHARIAH STATUS OF NON-ISLAMIC FESTIVALS

Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
Email: dr.abdulhaqsbbu@gmail.com
Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
Email: atiqullah@sbbu.edu.pk

Abstract

Islam has granted Muslims two legitimate occasions for celebration: Eid ul-Fitr and Eid ul-Adha. Any celebration beyond these, particularly those borrowed from other religions or cultures, is impermissible in Islam. Christmas, for example, commemorates the birth of Jesus (peace be upon him), and Muslim participation in its rituals (like exchanging gifts) is considered imitation of non-believers, which is strictly prohibited. Similarly, Valentine's Day, rooted in the story of a Christian monk's illicit affair, promotes immorality and free mixing of the sexes without marriages, contradicting Islamic values of modesty. Basant, often mistaken as a cultural or seasonal event, is in fact a Hindu religious festival tied to a blasphemous figure, Haqeeqat Rai. It involves kite flying but also leads to dangerous accidents and public indecency. Despite its apparent festivity, it remains religiously inappropriate for Muslims. Lastly, April fool's Day encourages lying and mockery, with origins possibly linked to the killing or ridicule of religious figures or Muslims. Islam strongly condemns falsehood—even as a joke—and considers it a betrayal. Muslims must avoid such festivals to uphold Islamic teachings and avoid adopting non-Islamic customs.

Keywords: *Non-Islamic Festivals, Christmas, Valentine's Day, Basant, April fool's Day*

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اپنے ماننے والوں کو خوشی منانے کے لیے دو عیدیں (عید الفطر اور عید الاضحی) منانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ان کے علاوہ کسی خاص دن کو تہوار یا جشن کے طور پر منانا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسلام کے مطابق غیر اسلامی تہوار جیسے کرسمس، ویلنٹائن ڈے، بسنت اور اپریل فول ناجائز ہیں کیونکہ یہ یا تو غیر مذاہب کے عقائد سے جڑے ہوئے ہیں یا بے حیائی، جھوٹ اور کفار کی مشابہت کو فروغ دیتے ہیں۔ کرسمس حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی خوشی میں منایا جاتا ہے، لیکن اسلام میں اس دن کو عید منانا کفار کی مشابہت میں آتا ہے جو ممنوع ہے۔ ویلنٹائن ڈے محبت کے نام پر منایا جانے والا دن ہے جس کی بنیاد ایک راہب ویلنٹائن کی غیر شرعی عشق کہانی پر ہے۔ اس میں نوجوان لڑکے لڑکیاں بغیر نکاح کے اظہار محبت کرتے ہیں، جو اسلامی اخلاقیات کے برخلاف ہے۔ بسنت ایک خالص ہندوانہ تہوار ہے جس کا تعلق گستاخِ رسول "حقیقت رائے" کی یاد سے ہے۔ یہ پتنگ بازی اور بے حیائی کا ذریعہ بنتا ہے، نیز اس دن جانی نقصان کی خبریں بھی عام ہیں۔ اپریل فول جھوٹ بولنے اور دوسروں کو اذیت دینے کا دن ہے۔ اس کا پس منظر عیسائیوں کے مسلمانوں سے کیے گئے دھوکے اور حضرت عیسیٰؑ کی توہین سے جڑا ہے۔ اسلام میں جھوٹ، فریب اور مذاق میں بھی دروغ گوئی سختی سے منع ہے۔ ان تمام تہواروں کی جڑیں یا تو غیر اسلامی عقائد سے پیوستہ ہیں یا اخلاقی بگاڑ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے تاکہ اپنی دینی شناخت، پاکیزہ معاشرت اور اسلامی تہذیب کو برقرار رکھ سکیں

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حدود کے اندر جائز خوشی منانے کا موقع دیا ہے۔ اسلام نے عید الفطر اور عید الاضحی کی صورت میں خوشی منانے کی اجازت دی ہے، اس کے علاوہ کوئی خاص دن کسی تہوار اور عید کے لئے متعین کر کے منانا اسلام کی رو سے ناجائز ہے، جیسا کہ عمر فاروقؓ سے کسی یہودی نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" ہم پر نازل کی جاتی تو ہم اس کے یوم نزول کو عید منایا کرتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ اس آیت کے نزول کے دن مسلمانوں کی دو عیدیں جمع ہو گئی تھیں۔ یعنی 10ھ میں حجتہ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز جمعہ کے دن عصر کے وقت نازل ہوئی۔

اسلام میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر دو دن ایسے ہیں جس میں خوشی منانا جائز بلکہ ضروری ہے، اس کے علاوہ جتنے تہوار اور عیدیں منائی جاتی ہیں اسلام کی رو سے ناجائز ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جیسا کہ: جشن نوروز، جشن عید میلاد النبی، کرسمس ڈے، ویلنٹائن ڈے، بسنت، وغیرہ۔

کرسمس ڈے:

کرسمس ایک غیر اسلامی تہوار ہے۔ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں ۲۵ دسمبر کو نئے کپڑے پہنتے ہیں، کرسچن لوگ اپنے گھروں کو سجاتے ہیں۔ چونکہ اسلام نے ایسے موقع پر خوشی کر کے عید منانے کی اجازت نہیں دی اس لئے اس دن مسلمانوں کا ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا اور خوشی منانا کفار سے مشابہت کے زمرے میں آتا ہے جو کہ ممنوع ہے۔

نبی کریم ﷺ جب مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو لوگ سال میں دو دن خوشی کر کے تہوار مناتے، آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیسے دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: " کہ ہم اسلام سے پہلے ان دو تہواروں میں کھیل کود کر خوشی منایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

کان لکم یومان تلعبون فیهما وقد ابدلکم الله بهما خیرا منهما یوم الفطر، ویوم الاضحی.[1]

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے میں دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں، اور وہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحی

ویلنٹائن ڈے:

یہ بھی ایک غیر اسلامی رسم ہے جو کہ ۱۴ فروری کو منایا جاتا ہے۔ اس دن لڑکے اور لڑکیاں محبت کے اظہار کے طور پر ایک دوسرے کو کارڈز ارسال کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پھولوں کے تحفے بھیجتے ہیں۔

قدیمی رومی مرد اس تہوار کے موقع پر اپنی دوست لڑکیوں کے نام اپنی قمیصوں کی آستینوں پر لگا کر چلتے تھے بعض اوقات ایک دوسرے کو تحائف بھی بھیجتے رہتے۔

تاریخی پس منظر:

کہا جاتا ہے کہ اس دن کا تعلق ویلنٹائن نامی پادری سے ہے جس کو ایک راہبہ سے عشق ہو گیا، اب مشکل یہ درپیش تھی کہ عیسائیت میں راہب اور راہبہ دونوں کا نکاح ممنوع ہے (یعنی زندگی بھر نکاح نہیں کر سکتے)۔ ایک دن ویلنٹائن نے اپنی معشوقہ کو بتایا کہ اسے خواب میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اگر ۱۴ فروری کو کوئی راہب یا راہبہ عشق و مستی میں ایک دوسرے سے ملاپ کر لیتے ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، لہذا انہوں نے کلیسا کی تمام روایات کو بالائے طاق رکھ کر وہ سب کچھ کیا جو ہمیشہ نام نہاد عشق میں ہوا کرتا ہے۔ اس جرم کی پاداش میں انہیں قتل کر دیا گیا، تب سے بعض نوجوانوں نے اس دن کو "شہید محبت" کی یاد کے لیے منانا شروع کر دیا، اسی لئے آج نوجوان لڑکے اپنی محبوباؤں کو پھول پیش کرتے ہیں۔[2]

اس پس منظر کو دیکھ کر مسلمانوں کے لئے ایسے تہوار منانا بڑے شرم اور بے حیائی کی بات ہے۔ اسلام میں اس طرح بے حیائی اور فحاشی کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إن الذين يحبون أن تشيع الفاحشة فى الذين آمنوا لهم عذاب أليم في الدنيا والآخرة[3]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

ترجمہ: بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک ہے۔

محمد اختر صدیقی لکھتے ہیں:

مغرب زدہ، ہوا س باختہ ٹولہ اس کو محبت کرنے والوں کا عالمی دن کہتا ہے، جبکہ باشعور سنجیدہ اور مذہبی طبقہ اس کو لفنگوں, اوباشوں اور بے حیاؤں کا عالمی دن کہتا ہے۔[4]

بسنت:

بسنت خالص ہندوانہ تہوار ہے بلکہ ہندوؤں کا مذہبی تہوار ہے، جو کہ 4 فروری کو ہندوؤں کے نام نہاد ہیرو ”حقیقت رائے“ نامی لڑکے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

بسنت کا تعارف:

فروری کے مہینہ میں گستاخ رسول کے یاد میں پتنگ بازی کے تہوار کو بسنت کہتے ہیں، بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ بسنت علاقائی اور موسمی تہوار ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، اس لئے ایک رپورٹ جو کہ روزنامہ نوائے وقت نے پیش کی ہے ذکر کرتے ہیں۔

بسنت خالص ہندو تہوار ہے اور اس کا موسم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں بسنت کی کہانی ہر سکول میں پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن لاعلمی یا بھارتی لابی کی کوشش سے بسنت کو اب پاکستان میں مسلمانوں

نے موسمی تہوار بنالیا ہے۔ بسنت کی حقیقت کیا ہے اور اس کا آغاز کیسے ہوا، اس بارے میں ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قریباً دوسو برس قبل لاہور کے ایک ہندو طالب علم حقیقت رائے نے محمد مصطفی ﷺ کے خلاف شتم طرازی کی، مغل دور تھا اور قاضی نے ہندو طالب علم کو سزائے موت سنادی۔ اس ہندو طالب علم کو کہا گیا کہ وہ اسلام قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا مگر اس نے اپنا دھرم چھوڑنے سے انکار کر دیا چونکہ اس نے اقرار جرم کر لیا تھا، لہذا اسے پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی لاہور کے علاقہ گھوڑے شاہ میں سکھ نیشنل کالج کے گراؤنڈ میں دی گئی۔ قیام پاکستان سے پہلے ہندوؤں نے اس جگہ یادگار کے طور پر ایک مندر بھی تعمیر کیا لیکن یہ مندر آباد نہ ہو سکا اور قیام پاکستان کے چند برس بعد سکھ نیشنل کالج کے آثار بھی مٹ گئے۔ اب یہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخ بنانے کے لئے اپنے اس ہندو طالب علم کی قربانی کو بسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگ اڑانے شروع کر دیے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ انڈیا کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ اب ہندو تو اس بسنت کی بنیاد کو بھی بھول چکے مگر پاکستان میں مسلمان بسنت منا کر اسلام کی رسوائی کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔[5]

محمد اختر صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

کچھ لوگ اس حقیقت کا انکار کرتے ہوئے دلیل دیتے ہیں کہ بسنت کا آغاز تو ہزاروں برس قبل ہوا ہے اور اسے مختلف مقاصد کے لئے استعمال بھی کیا جاتا رہا ہے۔ معزز قارئین! اگر یہ بات تسلیم بھی کرلی جائے تو پھر بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ بسنت خالص ہندوانہ مذہبی تہوار ہے جس سے سکھ بھی متاثر ہو گئے تھے۔۔۔[6]

جناب محمد حنیف قریشی صاحب لکھتے ہیں:

یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بسنت ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے۔ جس کا مذہب اور قوم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم ایسے بزرگ ابھی ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے جو اس امر کی شہادت دیں گے کہ آزادی سے قبل بسنت کو ہندوؤں کا تہوار سمجھا جاتا تھا، اور لاہور میں جوش و خروش سے منایا جاتا تھا۔ جہاں دو تین جگہ بسنت میلہ منعقد ہوتا تھا، ہندو مرد اور عورتیں باغبانپورہ کے قریب حقیقت رائے دھرمی کی سادھی پر حاضری دیتے اور وہیں میلہ لگاتے۔ مرد زرد رنگ کی پگڑیاں باندھے ہوتے اور عورتیں اسی رنگ کا لباس ساڑھی وغیرہ پہنتیں۔ سکھ مرد اور عورتیں اسکے علاوہ گوردوارہ اور گورومانگٹ پر بھی میلہ لگاتے، ہر جگہ خوب پتنگ بازی ہوتی۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بسنت ہندوؤں کا خالص مذہبی تہوار ہے تو سکھ اس میں کیوں شامل ہو گئے؟ اس کا جواب محترم عطاء اللہ صدیقی صاحب یوں بیان کرتے ہیں:

ہندوؤں نے حقیقت رائے دھرمی کو ہیرو کا درجہ دے دیا اور اس کی یاد میں بسنت میلہ منانا شروع کر دیا، چونکہ حقیقت رائے کی شادی ایک سکھ لڑکی سے ہوئی تھی اس لئے سکھ برادری بھی ہندوؤں کے اس غم میں برابر کی شریک تھی۔[7]

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

بسنت کی شرعی حیثیت

پہلے معلوم ہوا کہ بسنت ایک خالص ہندوانہ تہوار ہے، اور مسلمانوں کے لئے غیر مسلموں سے مشابہت ممنوع ہے۔ لہذا ان کے مذہبی تہوار منانا قطعاً حرام اور ممنوع ہے۔ اس دن پتنگ بازی مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے۔ اس بسنت کے تہوار منانے میں کئی قباحتیں ہیں مثلاً گھروں کی چھتوں پر مرد اور عورتوں کی طرف سے بے حیائی اور بے پردگی کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بسنت کی وجہ سے ہر سال بالواسطہ یا بلاواسطہ بہت سی ہلاکتیں ہوتی ہیں، جیسا کہ چھت سے گرنے، حادثے کا شکار ہونے، گاڑیوں سے ٹکرانے، کرنٹ لگنے، خاص کر گاڑی موٹر سائیکل وغیرہ پر سوار لوگ، گردنوں پر ڈور پھرنے سے ہلاک اور معذور ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں اس کا رائج کرنا ہندوکی عظیم فتح اور کامیابی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے الگ رہنا چاہیے تاکہ اس ہندوانہ تہوار منانے کا حصہ نہ بنیں۔

اپریل فول

یکم اپریل کو جو غلط قسم کے ہنسی مذاق کئے جاتے ہیں وہ اہل مغرب کی گندی تقلیدوں میں سے ایک ہے۔ آج کے نادان مسلمان مغربی افکار و روایات سے اتنے متاثر و مرعوب ہو چکے ہیں جو یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مغرب کی تقلید کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ قطع نظر اس سے کہ ہماری شریعت اس بات اور اس کام کی اجازت دیتی ہے یا نہیں ہم آج یہود و نصاریٰ کی نقالی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ہولی اور بسنت (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت فاطمہؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے ہندو کی یاد میں منائی جاتی ہے) جیسی ہندوانہ رسمیں منانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے منانا اپنی تہذیب سمجھتے ہیں۔ اپریل فول کا پس منظر بڑا گھناؤنا اور خطرناک ہے، انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ اس روز یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کر کے مذاق کا نشانہ بنایا جس کی تفصیل موجودہ زمانے کی انجیل میں موجود ہے۔ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

اور جو آدمی مسیح عیسیٰ کو گرفتار کئے ہوئے تھے اور اس کا قہقہ اڑاتے اور مارتے اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے منہ پر طمانچے مارتے اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ الہام سے بتا کس نے تجھے مارا۔

انجیلوں میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰؑ کو یہودیوں کی عدالت میں پیش کیا گیا پہلا طوس اور پھر ہیرو ڈیس میں ان پر مقدمہ چلایا جاتا تھا۔

تاریخ تو اس کا پس منظر یہ بتاتی ہے کہ جب سپین پر عیسائیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا تو انہوں نے خوب قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دیں۔ جب قتل کرتے کرتے تھک گئے اور چاہا کہ مسلمان کا جلد از جلد خاتمہ کیا جائے تو ان کے عیسائی بادشاہ فرڈینینڈ نے اعلان کروایا کہ یہاں مسلمانوں کی جان محفوظ نہیں ہم نے انہیں ایک اور اسلامی ملک میں بسانے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ انہیں بحری جہاز کے ذریعے بھجوادیا جائے گا جہاں وہ امن و آشتی سے زندگی بسر کر سکیں گے۔ اس اعلان پر سادہ لوح مسلمانوں کی کافی تعداد بحری جہاز میں سوار ہوگئی جب جہاز سمندر کے وسط میں پہنچا تو سوچی سمجھی سازش کے مطابق جہاز میں بارود سے سوراخ کیا گیا جہاز غرق ہو گیا۔ مسلمان سمندر برد ہو گئے۔ عیسائی حفاظتی کشتیوں کے ذریعے سمندر سے نکل آئے۔ اس پر عیسائی دنیا بڑی خوش ہوئی اور مسلمانوں کو بے قوف بنانے پر بادشاہ کی شرارت کی داد دی۔ اس روز یکم اپریل تھا۔

ایک وجہ یہ بھی لکھی گئی ہے کہ ۱۷ویں صدی سے پہلے سال کا آغاز اپریل سے ہوا کرتا تھا یہ سال کا اول دن تھا اور اس روز سے ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا۔

فرڈینینڈ کی شرارت اور مسلمانوں کو ڈبو دینے یا حضرت عیسیٰ کو مذاق کا نشانہ بنانے کی یاد میں مغربی دنیا میں

اپریل فول منایا جاتا ہے۔ لوگوں کو جھوٹی خبریں سنا کر پریشان یا خوش کیا جاتا ہے اور سادہ لوح مسلمان بھی ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ اس پس منظر کو مد نظر رکھ کر مسلمانوں کے لئے ہنسنے اور قہقہے لگانے کے بجائے رونا چاہئے۔ اس مجمع القبائح اور بے ہودہ عمل میں کتنی قسم کی برائیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ اذیت رسانی اور ان سب کے علاوہ فاسقوں اور بے دین لوگوں کی روش کی پیروی اور ان سے مشابہت کرنا جس کی وجہ سے ہمارے اسلامی معاشرہ میں غیر اسلامی شعار کے احترام اور تقلید کا خطرناک مزاج پیدا ہوتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اسلام نے بے شک مزاج اور خوش طبعی کی اجازت دی ہے، خود رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی میں ظرافت اور تفریح طبع کے نمونے موجود ہیں لیکن یہ کہ مغرب کی تقلید میں کسی ایک دن جسے مخصوص کر کے خرافات، دروغ گوئی ہنسی مذاق اور فریب کو سند جواز بخش دیا جانے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام نے تو جھوٹ کو مزاح میں بھی نا پسند فرمایا ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل نے نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے جس کا ترجمہ ہے:

بندہ اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مزاح اور جھگڑے میں بھی جھوٹ نہ چھوڑدے گو کہ وہ عام حالات میں راست گو ہو"۔

ہم قرآن میں تو

فنجعل لعنة الله على الكذبين

یعنی: جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت، پڑھتے ہیں۔

سید الصادقین ﷺ کی سخت وعید میں تو سنتے ہیں، فرماتے ہیں:

يطبع المؤمن على الخلال كلها غير ا لخيانة والكذب[8]

یعنی: مومن کی طبیعت اور فطرت میں ہر خصلت کی گنجائش ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

اسی طرح

كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هولك مصدق وانت به كاذب[9]

یعنی: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو در آن حالیکہ وہ تم کو اس بیان میں سچا سمجھتا ہو۔

ان سب کچھ پڑھنے اور سننے کے باوجود بغیر خوف خدا اس روز جھوٹ کا بازار گرم کیا جاتا ہے کسی کو فون آتا ہے کہ تیرا باپ وفات پا گیا کسی کو خبر دی جاتی ہے کہ تیرے لخت جگر کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے اور بسا اوقات اس المناک خبر پر اس کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔[10]

---

1 سنن النسائی، النسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن، بیروت، المکتب الاسلامی ۱۴۰۹ھ، ۱:۳۴۱

Sunan al Nasayi, Ahmad bin Shoaib, Abu Abdur Rahman, Beirut, Al Maktabatul Islami, 1409 A.H., Vol: 1, Page: 341

2 غیر اسلامی تہوار (محمد اختر صدیق) فیصل آباد، مکتبہ اسلامیہ (ص ۵۴)

Ghair Islami Tihwar, Muhammad Akhtar Siddique, Faisal Abad, Maktaba Islamiyyah, Page: 54

3 سورۃ النور، آیت:۱۹

Surah Al Noor, Verse No: 19

4 غیر اسلامی تہوار (محمد اختر صدیق) فیصل آباد، مکتبہ اسلامیہ (ص ۵۴)

Ghair Islami Tihwar, Muhammad Akhtar Siddique, Faisal Abad, Maktaba Islamiyyah, Page: 54

5 روزنامہ نوائے وقت ۴ فروری ۱۹۹۴، بحوالہ غیر اسلامی تہوار محمد اختر صدیق، فیصل آباد، مکتبہ اسلامیہ (ص ۱۶)

Roznama Naway Waqt, 4 February, 1994, with reference to Ghair Islami Tihwar, Muhammad Akhtar Siddique, Faisal Abad, Maktaba Islamiyyah, Page: 16

6 غیر اسلامی تہوار (محمد اختر صدیق) فیصل آباد، مکتبہ اسلامیہ (ص:۱۷)

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

Ghair Islami Tihwar, Muhammad Akhtar Siddique, Faisal Abad, Maktaba Islamiyyah, Page: 17

7 بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان محترم صدیقی، غیر اسلامی تہوار (محمد اختر صدیق) فیصل آباد، مکتبہ اسلامیہ (ص ۱۷،۱۸)

Basant, Islamic Culture and Pakistan, Honorable Siddique, Ghair Islami Tihwar, Muhammad Akhtar Siddique, Faisal Abad, Maktaba Islamiyyah, Page: 17,18

8 مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی شیبہ (ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ) رقم الحدیث: ۲۶۱۱۷ بیروت، دار القبلۃ (۴۰۴/۸)

Musannaf ibne Abi Shaiba, Ibne Abi Shaiba, Abu Bakr, Abdullah bin Muhammad, Hadith No: 26117, Beirut, Darul Qibla, Vol: 8, Page: 404

9 سنن ابی داود، السجستانی (ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۹۷۳، بیروت، دار الکتب العربی

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash’ath, Hadith No: 4973, Beirut, Darul kutubul Arabi

10 روزنامہ مشرق، پشاور ۳۱ مارچ ۲۰۰۸ء

Daily Mashriq, Peshawar, 31 March, 2008